السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص کسی شہر میں چار دن ٹھہرنے کی نیت رکھتا ہو تو کیا وہ اپنی نماز پوری پڑھے یا قصر کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چار دن کے عدد کا اقامت کی جگہ یا سفر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اقامت اور سفر کا تعلق انسان کی نیت اور اس کے حالات کے ساتھ ہے۔ مثلا جو کوئی کسی شہر میں تجارت وغیرہ کے لیے آیا ہو، اور اسے معلوم ہے کہ اس کا یہ تجارتی کام چار دن میں مکمل ہو گا، تو اس طرح وہ مقیم نہیں بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی نیت اور اس کا عزم یہاں سے کوچ کر جانا ہی ہے۔ ([1])

---

[1] علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ وغیرہ اور سلف میں سے بہت سے علماء چار دن تک کے لیے قصر اور اس سے زیادہ کے لیے اتمام کا فتویٰ دیتے ہیں۔ لہذا جب مسافر کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لیے بہتر صورت یہی ہے کہ قصر نہ کرے بلکہ چار چار رکعت ادا کرے۔ (فتاویٰ ابن باز (اردو) جلد اول، ص: 73)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 276

محدث فتویٰ